

## مجدد الشریعۃ محی المملۃ آیۃ اللہ العظمی سید دلدار علی صاحب غفران مآب

لسان الہند مولانا مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

### تخصیص علوم و اساتذہ

### نسب

۲۳ واسطوں سے حضرت غفران مآب کا نسب شریف امام علی نقی - تک منتهی ہوتا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: مولانا سید دلدار علی بن سید محمد معین بن سید عبدالہادی بن سید ابراہیم بن سید جلال الدین بن سید زکریا بن سید جعفر بن سید تاج الدین بن سید نصیر الدین بن سید علیم الدین بن سید شرف الدین بن نجم الدین بن سید علی بن سید ابوعلی بن سید ابوالاعلیٰ محمد بن سید ابی طالب حمزہ بن سید محمد بن سید طاہر بن سید جعفر بن امام علی نقی۔

### جائس اور نصیر آباد کی وجہ تسمیہ

آپ کے تمام اجداد و اسلاف ایک ممتاز حالت میں تھے۔ چنانچہ سید نجم الدین سبزواری امرائے سلاطین غزنویہ سے تھے۔ سید سالار مسعود غازی کی نصرت و حمایت کے سلسلہ میں ہندوستان آئے اور قلعہ ہوڈیا نگر کو فتح کر کے اس کا نام جائس عیش رکھا۔ جو آج کثرت استعمال سے جائس مشہور ہے۔ اسی طرح سید زکریا نے قصبہ پٹاک پور پر قبضہ کیا اور اپنے جد محترم سید نصیر الدین کے نام سے نصیر آباد موسوم کیا۔

### ولادت

جناب غفران مآب کا مسقط الراس نصیر آباد ہے۔ شب جمعہ ۱۱۶۱ھ میں یہ شرف اس سرزمین کو حاصل ہوا۔

ابتداءً عہد میں ہر روز نصیر آباد سے جائس پڑھنے کے لئے جاتے تھے۔ رفتہ رفتہ علوم عقلیہ کی تحصیل ہندوستان کے متبحر افراد سے کی۔ سندیلہ میں مولوی حیدر علی صاحب ابن ملا محمد اللہ شارح سلم العلوم سے اور الہ آباد میں سید غلام حسین دکنی سے، بریلی میں مولوی باب اللہ (شاگرد رشید ملا محمد اللہ) سے اس کے بعد فیض آباد، لکھنؤ اور دیگر مقامات پر ذوق تحصیل میں پھرتے رہے۔ یہاں تک کہ نواب سرفراز الدولہ مرزا حسن رضا خاں مرحوم (وزیر اعظم) کی امداد سے عتبات عالیات پہنچے۔ زیارت مشاہد مقدسہ کے بعد استاذ الکل علامہ محمد باقر بیہانی کی خدمت میں استبصار اور فوائد حاریرہ کا درس شروع کیا۔ ریاض المسائل آقا سید علی طباطبائی سے پڑھی۔ بعض کتب و اخبار آقا سید مہدی شہرستانی سے پڑھے اس کے بعد نجف اشرف پہنچ کر بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی سے فقہ و اصول کی تحصیل میں مصروف ہوئے۔ ۱۱۹۴ھ میں مشہد مقدس آئے اور شہید رابع سید مہدی بن سید ہدایت اللہ اصفہانی کی خدمت میں اکتساب افادات کر کے اجازۃ اجتہاد حاصل کیا۔

### مراجعت

علوم عقلی و نقلی کی اعلیٰ دستگاہ کے بعد ہندوستان

پلٹے اور اپنے وطن مالوف نصیر آباد میں قیام کیا۔ جہاں متعدد مکانات اور باغات اب تک موجود ہیں۔ ایک مسجد رفیع الشان تعمیر کرائی جس کی تاریخ ملامحمد شوستری نے کہی:

امام سبحة اسلام درمنابج حق  
امین مخزن اسرار ملت بیضا  
کہ علم عقلی و نقلی بجنب دانش او  
مثال قطره بود در مقابل دریا  
زیوستان سیادت گل ہمیشہ بہار  
زحسن خلق بہشتی برائے خلق خدا  
باسم اعظم نامش نمیرسد نامے  
کہ نام اوست علی و علی بود اعلیٰ  
چو جد خود اسد اللہ در مقابل خصم  
نرفته است ز دلداریش قدم ارجا  
بہ ارث منصب معماری از خلیش بود  
ازان بموطن خود کعبہ نہادہ بنا  
شبہ عرش بود مسجد نصیر آباد  
کہ سنگ صفہ اش آئینہ است عرش نما  
تبارک اللہ ازین مسجدے کہ تاریخیش  
نوشته کلک قضا۔ مسجد خجستہ بنا

### عہد آصفی میں لکھنؤ کا مذہبی دور

لکھنؤ کی ابتدائی حالت مذہبی حیثیت سے بہت ضعیف تھی۔ آصف الدولہ کا عہد شراب اور بھنگ کا دور، ضروریات دین سے بے خبری، جاننے والے جانتے ہیں، میں مرنے والوں کی روحوں کو شرمندہ کرنا نہیں چاہتا، خدا ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اس قلعہ بدعت کے

نیست و نابود کرنے کا سہرا صرف غفران مآب کے سر رہا۔ آصف الدولہ کی روح میں جلوہ معرفت پیدا کرنے والا یہی شخص ہے۔ برابر مواعظ میں نواہی کی مذمت اور اوامر پر زور دیا۔ معاملات شرعی میں کبھی جلالت شاہی سے متاثر نہیں ہوئے۔ مجالس وعظ میں خود نواب صاحب ممدوح بھی شریک ہوتے تھے۔ ہمارا بھولا نواب جہاں سخاوت و عدالت میں یکتائے روزگار ہوا وہاں اور عقائد میں بھی اس بزرگ کی بدولت شہرہ آفاق ہوا۔

### بنائے اقامت جمعہ و جماعت

ہندوستان پہنچ کر اپنی عمر کا تمام حصہ اشاعت دین اور نصرت اسلام میں صرف کیا۔ اکثر کتابیں تصنیف کیں۔ اور اساتذہ عراق کی خدمت میں بھجوائیں۔ جس کے صلہ میں مستحق اجازات ہوئے۔ میں یہاں ان اجازات سے قطع نظر کرتا ہوں۔ اس لئے کہ اب ان کی ذات اس سے مستغنی ہے کہ ان اجازات کے وسیلے سے ان کے کمالات کا تعارف کیا جائے۔ فرقہ علماء میں ان کی افضلیت مسلم ہے۔ شیعہ دنیا اس بات پر متفق ہے کہ بارہویں صدی میں سرزمین ہندوستان پر یہ پہلی متبرک ہستی تھی جس نے ملت جعفری کی منززل بنیادوں کو ازسرنو مستحکم کیا۔

رفتہ رفتہ وزیراعظم کا سایہ عاطفت اس قدر بڑھا کہ غفران مآب نے لکھنؤ کو دارالاقامت بنا لیا۔ اور اہل و عیال کو بھی نصیر آباد سے بلالیا۔ فیوض کے چشمے جاری ہوئے۔ فرقہ شیعہ میں کبھی نماز جمعہ جماعت نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ خود آئینہ حق نما میں لکھتے ہیں کہ اسی زمانہ میں

فاضل تبحر ملا محمد علی کشمیری ملقب بہ پادشاہ نے جو اس عہد کے مستند فقیہ تھے۔ ایک رسالہ فضیلت نماز جمعہ و جماعت میں تالیف کیا جو تمام تراحدیث ماثورہ اور ادلہ شرعیہ سے مدلل تھا اسے نواب صاحب کے نام معنون کیا۔ اس رسالہ میں پانچ باب تھے۔ باب چہارم میں ان لوگوں کا ذکر تھا جو ان کے نزدیک قابل اقتداء تھے۔ باب پنجم میں صرف وزیر الممالک نواب آصف الدولہ کی خدمت میں التماس ہے جس کو ایک موعظہ حسنہ سمجھ کر یہاں نقل کرتا ہوں:

”بزرگانہ کہ قابل امامت نماز بلا اریاب ومقربان درگاہ رب الارباب اند واحدے را مجال طعن برایشان نیست ونور علم از ناصیہ جمال ایشان پیدا است وفروغ صلاح عمل از چہرہ جلال ایشان ہویدا است یکے از انجملہ عاکف کعبہ مقبلی وسعید از لی میرد لدار علی است کہ از سالکان راہ ومقربان درگاہ است بشری است فرشتہ سیرت وآدمی قدسی سریرت کہ از نور عرفان واشعۃ ایمان از حلیہ اش درخشاں وفروغ علم وعمل از چہرہ اش تابان رافع اعلام شعائر شرع ہدی سید الانام وسرمایۃ برکت خواص وعوام زبده از کیاے فحول جامع علوم منقول ومعقول بحری است موج ملکی کرامت امتزاج بالاہتداء حقیق وبالاقتداء یلیق از مجتہدین کربلائے معلّٰی ومشہد مقدس ثامن ائمہ ہدی سجد وافتاء را بمہر وتوقیع رسانیدہ واستفاضہ فقہیہ نمودہ است برمحرک اعتبار ایشان طلایش کامل عیار برآمدہ

تحمل مشقتہاے دور ودراز کردہ گوہر اجتہاد بدست آوردہ سعیش مشکور ومشقتش ماجور شدہ صدق اللہ العظیم والذین جاهدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان اللہ مع المحسنین۔

صاحب نفس قدسی وملکی  
فاضل ذو فنون وطبع زکی  
حسن خلق وتواضع کہ باوست  
ہر دو شاہد بخوبی کہ در اوست  
بحر موج علم معقول است  
قمر برج علم منقول است  
رفع اللہ قدرہ الاعلیٰ  
شرح اللہ صدرہ الاذکی  
وپریزگاران دیگر ہم از تلامذۃ ایشان ذو  
النفس القدسیہ والخصال الملکیہ شعلہ ادراک  
وذکا سید مرتضی ومتقی قدسی مآثر ونقادت  
مظاہر مرزا محمد خلیل زائر کہ بلاشبہ قابل  
امامت نماز اند حقیقت وجود این بزرگان عالی  
مقدار اقبال سرکار دولت مدار است **باب پنجم**  
این کہ نواب نامدار سلامت چون فضیلت نماز  
جماعت بنصوص قاطعہ قرآن مجید واحادیث  
ثابت شد وحضرت سید المرسلین وحضرات  
ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین بتاکید  
امر نمودہ اند ومجتہدین ومحدثین ومتقدمین  
ومتاخرین در ہر عصرے نماز جماعت می کردند  
واحدے از علمائے اسلام انکار فضیلت این نمی کنند  
وبمیشہ حکام وسلاطین مروج ومعین شرع متین

عبدالعزیز دہلوی (۹) حسام الاسلام رد تحفہ نقض باب نبوت  
(۱۰) احیاء السنۃ رد بحث معاد و رجعت از تحفہ مذکور  
(۱۱) ذوالفقار رد باب دوازدهم تحفہ (۱۲) رسالہ غیب رد  
عبدالعزیز (۱۳) خاتمہ کتاب صوارم در اثبات امامت  
(۱۴) رسالہ جمعہ (۱۵) حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ ملا صدر  
الدین شیرازی (۱۶) رسالہ در جواب محمد سمیع صوفی  
(۱۷) مسکن القلوب (۱۸) رسالہ استدلال در بعض مسائل  
فقہیہ از معاملات معروف بہ رسالہ ارضین (۱۹) رسالہ در حکم  
اوانی فضہ و ذہب (۲۰) اثارة الاحزان، مقتل حسین  
(۲۱) حاشیہ ملاحمہ اللہ شرح سلم العلوم (۲۲) رسالہ اجازہ  
مبسوطہ بحق سلطان العلماء

### اولاد ذکور

(۱) سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ (۲) مولانا  
السید علی (۳) مولانا السید حسن (۴) مولانا السید مہدی (۵)  
السید حسین علیہن مکانؒ

### تلامذہ

(۱) رئیس المتکلمین مفتی سید محمد قلی خان  
(۲) مولانا سید احمد علی محمد آبادی (۳) مرزا فخر الدین احمد  
خان معروف بمیرزا جعفر (۴) میرزا علی مصنف تفسیر فارسی  
(۵) میر تقی مصنف اسرار الصلوٰۃ و اوزان الشرعیہ (۶) مرزا  
محمد خلیل (۷) آقا سید غلام حسین (۸) سید محمد باقر واعظ  
(۹) سید شاکر علی (۱۰) سید علی (۱۱) حاج سید نظام الدین  
حسین (۱۲) مرزا جواد علی (۱۳) مرزا علی شریف خان

بودہ اند اگر بذات مبارک اند کہ متوجہ این امر شدہ  
در قلم رو دولت خداداد حکم بگذارن نماز جماعت  
نمایند ہمہ امتثال فرمان واجب الاذعان خوانند  
نمود و سید دلدار علی را ارشاد پیش نمازی فرمایند  
کہ مروج ملت بیضا و شریعت غرا خواہد بود و بہ بنائے  
این امر خیر گوے سبقت در میدان سعادت از ہمہ  
خواہد را بود و ہدایت مبارک ہم اگر نماز پنجگانہ را  
باقائدائے سید دلدار علی بگذارند ہر جان نماز جماعت  
رواج خواہد یافت ابد الابد ثواب بروزگار فرخندہ  
آثار عائد خواہد گردید و از باقیات صالحات بندگان  
عالی متعالی خواہد بود و الباقیات الصالحات خیر عند  
ربک ثوابا و خیر املا۔

اس رسالہ کا اتنا اثر ہوا کہ نماز جمعہ و جماعت کی  
بنیاد پڑ گئی۔ سب سے پہلے نماز ظہرین روز جمعہ ۱۳ رجب  
۱۲۰۰ھ میں وزیر اعظم نواب حسن رضا خاں کے مکان پر  
ہوئی اور حضرت غفران مآب نے اقتداء کی۔ ۲۷ رجب کو  
روز بعثت نماز جمعہ و جماعت ہوئی۔

### مصنفات

(۱) اساس الاصول، اصول فقہ (۲) منہی الافکار  
در اصول فقہ (۳) شرح باب الصوم حدیقتہ المتقین  
(۴) مواظب حسینہ (۵) شرح باب الزکوٰۃ حدیقتہ المتقین  
(۶) شہاب ثاقب رد صوفیہ (۷) مرآۃ العقول ملقب بعماد  
الاسلام، جلد اول توحید جلد دوم عدل جلد سوم نبوت جلد چہارم  
امامت جلد پنجم معاد (۸) صوارم الالہیات رد تحفہ شاہ

## وفات

۱۹ رجب ۱۴۳۵ھ میں اس نور ہدایت کا چراغ  
زندگی خاموش ہوا۔ اور اپنے امام باڑہ میں دفن ہوئے۔  
۶۹ سال کی عمر تھی جس کی ہر ساعت ایک ذخیرہ معرفت اپنی  
آغوش میں لئے ہے۔ غازی الدین حیدر فرماں روئے  
اودھ کا عہد حکومت تھا۔

## قطعہ تاریخ

مصنفہ علامۃ العلماء مولانا سید احمد علی محمد آبادی طاب ثراہ  
فقیہہ ومجتہدہ وعالمہ ومروجہ دیں  
شریف مکہ علم و کمال و فضل و تقی  
ضیائے دیدہ دروازہ مدینہ علم  
عزیز مصر سیادت سپہر مجد و علا  
ندید چشم فلک مثل این مجدد دیں  
کہ شاہد اند بفضل وبزرگیش اعدا  
جمال در خور علم و کمال داشت ازاں  
کہ شد ز روز ازل مہبط فیوض خدا  
بآبیاری ارشاد آن سحاب فیوض  
دمید در گل ناچیز بندیش گلہا  
رسید چون شب تاسع عشر ز ماہ رجب  
سفر بروضہ رضواں نمود از دنیا  
دریں مصیبت جانکاه شیعیاں یکسر  
بسوز سینہ نمو دند ماتمہ برپا  
چو این مصیبت عظمیٰ در اہل دین روداد  
بدل گذشت کہ تاریخ آن کنم انشا  
سروش غیب ہمان وقت ناگہان فرمود  
ستون دین بزمنیں اوفتاد و اوایلا

۱۲۳۵ھ

(۱۴) سید مرتضیٰ (۱۵) مرزا محمد رفیع معروف مرزا مغل  
متخلص بہ عاقل (۱۶) سید اصغر ابن سید بہاؤ الدین  
(۱۷) حکیم مرزا علی (۱۸) سید حمایت حسین کشوری  
معروف بہ میر علی بخش (۱۹) مرزا اسماعیل (۲۰) مرزا احمد علی  
(۲۱) حکیم سید احسان علی (۲۲) سید سجاد علی جاسی  
(۲۳) میر کاظم علی (۲۴) میرزین العابدین احمد خاں  
بہادر معروف بہ میرزا محسن (۲۵) مولوی سید اعظم علی  
(۲۶) ملا علی نقی قزوینی (۲۷) مولوی سید علی نقی (۲۸) سید  
نیاز علی (۲۹) میر خدا بخش مختار آفرین علی خاں۔

## آئینہ حق نما

مولانا سید دلدار علی صاحب نے اپنے حالات  
زندگی خود تحریر کئے ہیں جس کا نام ”آئینہ حق نما“ ہے۔ یہ  
کتاب لکھنؤ کے اکثر کتب خانوں میں محفوظ ہے۔ اس قدر  
دلچسپ اور سبق آموز ہے کہ بجائے خود ایک دفتر مواظ  
ہے۔ مگر افسوس کہ اس وقت تک کسی بزرگ خاندان نے اس  
طرح توجہ نہیں فرمائی کہ اس سے تمام مومنین مستفیض  
ہو سکتے۔ یہی حالت امام باڑہ غفران مآب کی بھی ہے جس کی  
پرانی اینٹیں ہمارے لئے دفتر عبرت ہیں۔

(مرزا عزیز مرحوم کی یہ دیرینہ تمنا بڑے شاندار طریقے سے سبب الاسباب نے  
پوری کی اور یہ عزا خانہ نئے سرے سے بہت اعلیٰ پیمانے پر زیر تعمیر ہے۔ مسعود)  
انقلاب زمانہ کے یہ کس قدر عبرت و حسرت ناک  
واقعات ہیں کہ جس سرزمین پر ایسی ایسی متبرک ہستیاں  
موجود ہوں۔ گو خاک کے ذروں ہی میں ملیں مگر ہر حالت  
میں قدر و منزلت کے مستحق ہیں۔